JOKES

قہقہے



بچوں کے لیے رنگ برنگی پھلجھڑیاں

قہقہے

مرتب:
محمد حسن چوئیاں

روبی پبلی کیشنز
دکان نمبر 13-الحمد مارکیٹ اردو بازار، لاہور- فون: 042-7243301

ایک صاحب نے اپنے ملازم سے کہا کہ بازار سے گوشت اور پیاز لے آؤ ملازم نے کہا کہ میں اس شہر میں نیا ہوں کہیں بازار میں کھو نہ جاؤں ۔ چنانچہ وہ صاحب خود ہی بازار سے سودا لے آئے گھر آ کر انہوں نے اسے پکانے کو کہا تو ملازم نے جواب دیا کہ مجھے سوئی گیس پر پکانا نہیں آتا ۔ چنانچہ ان صاحب نے خود ہی کھانا بھی پکا لیا ۔ کھانا تیار ہو گیا تو انہوں نے ملازم سے کہا کہ ''آؤ کھانا کھا لو'' ۔ اس نے جواب دیا کہ اب بار بار انکار کرنا اچھا نہیں لگتا مجھے شرم آ رہی ہے لاؤ تھوڑا سا کھا لیتا ہوں ۔



پولیس انسپکٹر: ''تم نے کمپنی کے منیجر کا ہاتھ کیوں جلایا؟''

نوجوان: ''سر! صاحب سے نوکری مانگنے گیا تو وہ بولے کہ پہلے میری مٹھی گرم کرو ۔ تو میں نے جلتا ہوا کوئلہ ان کے ہاتھ پر رکھ دیا'' ۔



ایک کنجوس باپ اپنے بیٹے سے: ''بیٹا! کیا کر رہے ہو......؟''

بیٹا: ''کچھ نہیں پاپا......''

باپ: ''تو کچھ لکھ رہے ہو گے؟''

بیٹا: ''جی نہیں پاپا ۔ میں کچھ نہیں لکھ رہا ہوں......''

باپ (غصہ سے): ''تو پھر چشمہ اُتار کیوں نہیں دیتے......تمہیں فضول خرچی کی عادت پڑ گئی ہے'' ۔



''اگر کسی احاطے میں بارہ بھیڑیں بندھی ہوں اور ان میں سے تین بھیڑیں بھاگ جائیں تو کتنی بھیڑیں باقی بچیں گی؟'' ریاضی کے استاد نے بچوں سے سوال کیا ۔

ایک بچہ کھڑا ہو کر بولا ''ایک بھی نہیں'' ۔

استاد نے ناراض ہو کر کہا: ''لگتا ہے تم ریاضی کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے'' ۔

بچے نے کہا: ''اور سر لگتا ہے آپ بھیڑوں کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے'' ۔



خریدار: ''کیا یہ کپڑا اُونی ہے؟''

دُکاندار: ''جی ہاں، بالکل اُونی ہے'' ۔

خریدار: ''مگر اس پر لیبل تو سوتی کا لگا ہوا ہے''۔

دکاندار: ''یہ تو چوہوں کو دھوکا دینے کے لیے لکھا ہے''۔



نئی نویلی دلہن نے اپنے شوہر سے کہا: ''سرتاج! مجھے دو ڈشیں پکانے میں مہارت حاصل ہے۔ ایک مرغے کا سالن اور دوسری گاجر کا حلوہ...... میں نے آج آپ کیلئے یہ دونوں ڈشیں تیار کی ہیں''۔

''بہت خوب!'' شوہر نے داد دیتے ہوئے کہا ''لیکن یہ تو بتاؤ کہ ان میں مُرغے کا سالن کونسا ہے اور گاجر کا حلوہ کونسا ہے؟''



ایک آدمی اپنے شرابی بھائی کو رات کے وقت گھر لے کر جا رہا تھا۔ رستے میں ایک پُل پر سے گزرتے ہوئے شرابی نے دریا میں چاند کا عکس دیکھ کر اپنے بھائی سے پوچھا: ''یہ کیا ہے؟''

بھائی نے بیزاری سے بتایا: ''یہ چاند ہے''۔

''ہائیں!'' نشے میں دھت شرابی نے چونکتے ہوئے کہا: ''تو کیا میں اتنا اوپر آ گیا ہوں''۔



ایک آدمی کافی دیر سے اپنی چھینک کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا اور یہ تماشہ ایک آدمی دیکھ رہا تھا۔ جب اُس آدمی سے نہ رہا گیا۔ تو اُس نے کہا...... ''بھائی صاحب! چھینک کو آنے دیجئے نا......؟ آپ اس کو روک کیوں رہے ہیں......؟''

تب اُس آدمی نے بتایا: ''میں اس اپنی چھینک کو روکنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ کیونکہ میری بیوی نے کہا تھا جب بھی تمہیں چھینک آئے تو سمجھنا کہ میں تمہیں یاد کر رہی ہوں اور تم فوراً میرے پاس آ جانا......''

دوسرا آدمی بولا: ''تو اس میں کونسی بری بات ہے؟''

اُس آدمی نے جواب دیا: ''وہ اس لئے کہ میری بیوی مر چکی ہے''۔



ایک تانگے کا گھوڑا جب چلتے چلتے رُک جاتا تو کوچوان اُتر کر اس کے سامنے گانا گانے لگتا۔ گانا سن کر گھوڑا چلنے لگتا۔ آخر تنگ آ کر تانگے میں بیٹھی ہوئی سواری نے کوچوان سے پوچھا: ''بھئی یہ کیا قصہ ہے؟ تمہارا گھوڑا گانا سن کر کیوں چلتا ہے؟''

کوچوان بولا: ''بابو جی! دراصل یہ باراتی گھوڑا ہے۔ گانا سن کر ہی چلتا ہے''۔



ایک ہکلا ٹرین میں سفر کر رہا تھا۔ ایک آدمی نے اس سے پوچھا: ''بھائی صاحب آپ کا کیا نام ہے؟''

اُس نے کہا: ''م م...... میں...... میں...... میرا نام گھ...... گھ...... گھسیٹا ہے''۔

پھر ہکلے نے ان سے پوچھا: ''بھ...... بھ...... بھائی......ص......ص......ص......صاحب آپ کا کیا......ن......ن......نام ہے؟''
اُس نے کہا: ''بھائی میرا نام بھی گھسیٹا ہی ہے لیکن اتنا نہیں گھسیٹا جتنا آپ نے گھسیٹا''۔



دو ہکلے کسی بات پر آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ قریب ہی سے مکان مالک نکلا اور دونوں کو مارنے کیلئے لپکا۔ دونوں بھاگ کھڑے ہوئے کچھ دور جا کر دونوں رُکے اور ان میں سے ایک نے کہا۔ ''بیہودہ کمینہ!''
دوسرا بولا: ''یہاں اس کو برا بھلا کہنے سے کیا فائدہ ہے وہیں کہنا چاہئے تھا''۔
پہلے نے جواب دیا: ''بولا تو وہیں تھا نکلا یہاں ہے''۔



ٹرین جیسے ہی ایک ساحلی تفریح گاہ کے قریب پہنچی۔ ایک مسافر نے دوسرے مسافر سے مخاطب ہو کر کہا۔
''کیا آپ کبھی پہلے بھی اس جگہ تشریف لا چکے ہیں؟''
''میں ہر سال یہاں آتا ہوں''۔ دوسرے مسافر نے جواب دیا۔
''تو پھر یہ فرمائیے کہ آپ کی رائے میں کونسا ہوٹل صاف ستھرا اور آرام دہ ہے؟''
''آپ فلیٹی ہوٹل کو آزمائیں تو اچھا ہو''۔
''کیا آپ فلیٹی میں اکثر ٹھہرا کرتے ہیں؟''
''نہیں میں فلیٹی کے علاوہ سارے ہوٹلوں میں ٹھہر چکا ہوں''۔



شادی سے پہلے لڑکی اپنے دیور سے کہتی ہے: ''تم مجھے اپنے بھائی جان کا ایک بال لا دو میں تمہیں 5 روپے دوں گی میں نے اپنی کتاب میں رکھنا ہے''۔
دیور کہتا ہے: ''بھابی آپ مجھے 10 روپے دیں میں آپ کو بھائی جان کی ساری وگ ہی لا دوں گا''۔



باپ: ''تم ہتھوڑے سے دیوار کا سیمنٹ کیوں اکھاڑ رہے ہو؟''
بیٹا: ''پہلے تو آپ نے کبھی منع نہیں کیا؟''
باپ: ''پہلے ہم کرائے کے مکان میں رہتے تھے اب یہ مکان ہم نے خرید لیا ہے''۔



نیویارک کے ایک بینک میں ڈاکو لوٹ میں مصروف تھے کہ ان کا ایک ساتھی پریشانی کے عالم میں اندر آیا اس نے کہا:
''عجیب اندھیر مچ گیا ہے جو کار ہم نے فرار کیلئے باہر کھڑی تھی وہ کوئی چرا کے لے گیا ہے''۔



ایک آدمی اپنے دوست کو کئی دنوں بعد ملا اور دوست سے پوچھنے لگا:

''کہو بھائی! بچوں کا کیا حال ہے؟''

دوست نے جواب دیا! ''میرا ایک بیٹا انجینئر، دوسرا ڈاکٹر اور تیسرا وکیل ہے''۔

''خوب، بہت خوب بھئی! لیکن تمہارا چوتھا بیٹا بھی تو تھا، وہ کیا کرتا ہے؟''

''کیا بتاؤں بھئی! وہ پڑھ لکھ نہیں سکا اور حجام بن گیا''۔

''ارے''! اِس آدمی نے کہا: ''پھر تم اسے گھر سے کیوں نہیں نکال دیتے''۔

''کیسے نکالوں! گھر کا تمام خرچ تو وہ ہی چلاتا ہے''۔



''میرے چچا نے ایک بڑی عجیب وغریب اور دلچسپ مشین ایجاد کی ہے اس مشین کی خوبی یہ ہے کہ اس میں روپیہ ڈال کر بٹن دباؤ تو ایک نئی بیوی باہر نکل آتی ہے''۔ پہلے دوست نے کہا۔

دوسرا دوست بولا:

''یہ بالکل فضول ایجاد ہے، تمہارے چچا کو ایسی مشین ایجاد کرنا چاہئے تھی کہ جس میں بیوی کو ڈالا جائے اور بٹن دبایا جائے تو روپیہ باہر نکل آئے''۔



استاد: بھینس کی کتنی ٹانگیں ہوتی ہیں۔

شاگرد: سر! یہ تو کوئی بے وقوف بھی بتا دے گا''۔

استاد: اسی لیے تو تم سے پوچھ رہا ہوں۔



ماں: منے! یہ دروازے پر گندے ہاتھوں کے نشانات تمہارے ہیں۔

بیٹا: جی نہیں امی جان! میں تو لات مار کر دروازہ کھولتا ہوں۔



سکول کے ایک بچے کی پروگریس رپورٹ پر اس کی استانی نے اپنی یہ رائے قلمبند کی:

''کند ذہن ہے مگر محنتی، مستقبل میں اچھا شوہر ثابت ہوگا''۔



ایک شخص وکیل کے پاس بیٹھا ہوا غصے کے عالم میں اس سے کہہ رہا تھا:
''تم طلاق دلانے کیلئے پانچ سو روپے کی فیس مانگ رہے ہو جبکہ شادی کرنے میں صرف سو روپے خرچ ہوئے تھے''۔
وکیل نے سمجھاتے ہوئے کہا:
''لیکن میرے دوست! آزادی کیلئے ہمیشہ بڑی قربانی دی جاتی ہے''۔

اصل وجہ

ایک صاحب کو ایک رات سوتے وقت اچانک بہت بھوک لگی، تلاش کرنے پر انہیں ایک میز کے خانے سے دو بسکٹ مل گئے۔ انہوں نے وہ بسکٹ کھائے تو بہت لذیذ لگے۔ وہ اپنی بیوی سے کہنے لگے کہ وہ ایسے بسکٹ اور بھی لے آئے۔ دوسرے روز ان کی بیوی بسکٹ خریدنے گئی تو دکاندار نے کہا۔'' آپ اتنے زیادہ بسکٹ کیا کریں گی۔ آپ کا کتا تو ایک ہی ہے''۔
بیوی نے جواب دیا:''میرے شوہر کو یہ بسکٹ بہت لذیذ لگے ہیں''۔
''مگر یہ بسکٹ تو خاص طور پر کتوں کیلئے تیار کیے جاتے ہیں انسان کیلئے تکلیف دہ ثابت ہوتے ہیں''۔
مگر وہ خاتون ہر روز بسکٹ لے جاتی اور اس کے شوہر شوق سے وہ بسکٹ کھاتے۔ ایک دن اس خاتون نے دکاندار سے کہا۔''کل میرے خاوند کا انتقال ہو گیا''۔
دکاندار نے کہا:''میں نہ کہتا تھا کہ انہیں کتوں کے بسکٹ نہ کھانے دیں، وہ مر جائیں گے''۔
عورت نے جواب دیا:''مگر وہ بسکٹ کھانے سے تو نہیں مرے، بلکہ وہ تو کاروں کے پیچھے بھاگنے سے فوت ہوئے ہیں''۔

بدمعاش کتا

بال کٹواتے ہوئے حجام کے قریب کھڑے کتے کو دیکھ کر گاہک نے کہا:
''تمہارا کتا بڑی توجہ سے تمہیں بال کاٹتے ہوئے دیکھ رہا ہے، معلوم ہوتا ہے اسے تمہارا فن بہت پسند ہے''۔
''جناب! پسند کی تو خیر کوئی بات نہیں'' حجام نے بے نیازی سے کہا:''کبھی کبھی کسی گاہک کا کان بھی تو کٹ کر نیچے گر جاتا ہے میرا یہ بدمعاش کتا اس چکر میں یہاں کھڑا رہتا ہے''۔

بچوں کی دعائیں

ایک شخص ایک سکول گیا اور ماسٹر صاحب سے استدعا کی کہ وہ اپنی کلاس کے معصوم طلباء سے کہیں کہ وہ اس شخص کیلئے دعا کریں کہ اس کے حالات ٹھیک ہو جائیں جو ان دنوں نہایت خراب ہیں''۔
ماسٹر صاحب نے اس پریشان آدمی سے کہا:
''اگر میری کلاس کے بچوں کی دعائیں قبول ہو سکتیں تو آج میں شہر کے بڑے قبرستان میں ہوتا، اس سکول میں نہ ہوتا''۔

آزمائش کی کسوٹی

پہلا دوست اپنے دوست سے ملاقات کیلئے گیا تو اس کے گھر سے باہر کھڑے ہوکر باآواز بلند دوست کا نام لے کر بولا۔

''تمہارا کتا کاٹتا تو نہیں''۔

دوسرا دوست اپنے دوست کی آواز سن کر باہر آ گیا اور بولا:

''ارے بھئی اندر آ جاؤ، باہر کیوں کھڑے ہو اس کتے کو ابا جان ابھی ابھی لائے ہیں اور ہم یہی دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ کاٹتا ہے یا نہیں؟''

یاد

جج: (مجرم سے) ''میں نے اس سے پہلے بھی کئی بار تمہیں مجرم کی حیثیت سے عدالت میں دیکھا ہے''۔

مجرم: ''یہ حضور کی قدر دانی ہے ورنہ اس زمانے میں کون کسی کو یاد رکھتا ہے''۔

واپسی کی شرط

خاتون کو اغوا کر لیا گیا اور پھر اغوا کندگان نے اس کے شوہر کو ایک رقعہ بھیجا۔

''اگر چوبیس گھنٹے میں ہمیں پانچ ہزار روپے ادا نہ کیے گئے تو ہم تمہاری بیوی کو تمہارے گھر چھوڑ جائیں گے''۔

پہل

گلوکار نے اپنے ہمسائے سے شکایت کی: ''بھائی صاحب! میں جب بھی گانا گاتا ہوں تو آپ کا کتا بھونکنا شروع کر دیتا ہے''۔

ہمسائے نے جواب دیا: ''اس میں کتے کا کیا قصور ہے! پہل تو آپ ہی کرتے ہیں''۔

پینٹ

کمرہ امتحان میں دو لڑکے بری طرح ڈسٹرب تھے کیونکہ نگران ان کے پاس آ کر کھڑا ہو جاتا تھا اور وہ نقل نہیں کر سکتے تھے، کہ ایک لڑکے نے پرچی کے اوپر کچھ لکھ کر نگران کو دے دیا۔ جب نگران نے پرچی کو پڑھا تو وہ سیدھا اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا۔

دوسرے لڑکے نے پہلے پوچھا: ''یار تم نے ایسا کیا لکھ دیا کہ نگران اپنی سیٹ پر جا بیٹھا''۔

پہلے لڑکے نے جواب دیا میں نے لکھا تھا۔ سر پیچھے سے آپ کی پینٹ پھٹی ہوئی ہے۔

پاگل خانے کی نرس

ایک دل پھینک نوجوان نے ایک خوبصورت عورت سے کہا: ''میرا خیال ہے، میں آپ کو اس سے پہلے بھی کہیں دیکھ چکا ہوں؟''

عورت بولی:

''جی ہاں! آپ لازماً مجھے پہلے کہیں دیکھ چکے ہیں، کیونکہ میں خود بھی آپ کو کہیں دیکھ چکی ہوں''۔

نوجوان: ''اس کا مطلب ہے ہم پہلے بھی مل چکے ہیں''۔

''لازماً ہم دونوں پہلے سے صورت آشنا ہیں کیونکہ میں پاگل خانے کی نرس ہوں''۔

ناراضگی کی خط وکتابت

میاں بیوی کئی دنوں سے ایک دوسرے سے ناراض تھے اوران کی بول چال بھی بند تھی۔ایک صبح میاں کو جلد بیدار ہوکر کسی کام سے جانا تھا۔اس لئے اس نے کاغذ پر لکھا۔''مجھے صبح سات بجے جگا دینا'' اور یہ کاغذ بیوی کے تکیے کے پاس رکھ دیا۔

''صبح میاں کی آنکھ کھلی تو آٹھ بج چکے تھے۔وہ غصہ سے اٹھا تو دیکھا کہ تکیے کے پاس ایک کاغذ پڑا ہوا ہے۔جس پر لکھا تھا۔

''سات بج رہے ہیں،اب اٹھ جاؤ''۔

نجات

تمہارے شوہر کی طبیعت اب کیسی ہے؟

مجھے تو شوہر سے نجات مل گئی۔

تم نے کوئی علاج بھی کیا؟

اگر علاج کرتی تو نجات کیسے ملتی؟

نام

ایک سردار جی کرکٹ میچ دیکھنے کے بڑے شوقین تھے،ان کے شہر میں ان کی پسندیدہ ٹیموں کا ون ڈے میچ ہو رہا تھا۔خوشی خوشی سٹیڈیم پہنچے تو یاد آیا کہ ٹکٹ تو وہ گھر بھول آئے ہیں۔اب گھر جانے میں زیادہ وقت لگتا انہوں نے لائن میں لگ کر نئی ٹکٹ خریدنے کا فیصلہ کیا۔لائن بہت لمبی تھی مگر آدھے گھنٹے بعد ان کی باری آئی۔وہ ٹکٹ خریدنے ہی والے تھے کہ کہیں سے زوردار آواز میں کوئی چلایا۔

''اوئے بلبیر سنگھ!''

سردار جی لائن چھوڑ کر باہر نکلے تو آواز دینے والا کہیں نظر نہ آیا۔اتنے میں لائن میں ان کی جگہ پُر ہو چکی تھی،انہیں پھر سے لائن کے آخر میں کھڑے ہونا پڑا،کہیں ایک گھنٹے بعد وہ ٹکٹ خرید سکے۔انہیں خیال آیا کہ ابھی میچ شروع ہونے میں دس منٹ ہیں،چلو اتنی دیر میں پاپ کارن،خرید لیں وہاں بھی لائن لگی ہوئی تھی،خدا خدا کر کے پاپ کارن،والے کے پاس پہنچے،خریدنے ہی لگے تھے کہ پھر کوئی زور سے چلایا:

''اوئے بلبیر سنگھ!''

سردار جی پھر لائن چھوڑ کر نکلے مگر آواز دینے والا کہیں نہیں تھا، پھر سے لائن میں لگ کر انہوں نے ''پاپ کارن'' خریدے، اتنے میں میچ شروع ہو چکا تھا، دھکے کھاتے سردار جی اندر پہنچے، بڑی مشکل سے اپنی سیٹ تلاش کی، ابھی بیٹھ ہی رہے تھے کہ پھر کوئی زور سے چلایا:

''اوئے بلبیر سنگھ!''

سردار نے اٹھ کر ہجوم کی طرف منہ کیا اور زور سے چلائے:

''اوئے میرا ناں بلبیر سنگھ نہیں پر نام سنگھ اے...... کیہ توں میرے پچھے پے گیا ایں!!''

آہ! سردار جی

ایک سردار جی لندن جا پہنچے۔ گھر سیٹ کرنے کے لیے سب سے پہلے انہوں نے ٹی وی خریدنے کی سوچی اور ایک بڑے سٹور کے اندر گئے، پہلو توان کا منہ حیرت سے کھل گیا کیونکہ وہاں تو سوئی سے لے کر جہاز تک مل سکتا تھا۔ پھر وہ ایک کاؤنٹر پر گئے اور سیلز مین سے پوچھا۔

''یہ ٹی وی کتنے کا ہے؟''

''ہم سکھوں کو ٹی وی نہیں بیچتے''۔ سیلز مین نے ٹکا سا جواب دیا۔ سردار جی کو غصہ آ گیا اور انہوں نے واہ گرو کی قسم کھائی کی یہی ٹی وی خریدوں گا۔

دوسرے دن سردار جی بھیس بدل کر گئے، کالی عینک اور انتہائی مختلف ڈریس اور سیلز مین سے جا کر کہا۔ ''یہ ٹی وی کتنے کا ہے؟''

''ہم سکھوں کو ٹی وی نہیں بیچتے''۔ سیلز مین نے پھر وہی جوادے دیا...... سردار جی بہت حیران ہوئے کہ سیلز مین نے انہیں کیسے پہچان لیا۔ ساتھ ہی وہ غصہ اور ضد میں آ گئے۔

تیسرے دن تو سردار جی نے اپنی داڑھی کو کٹوا کر کلین شیو بنا کر پگڑی اتار کر اپنا حلیہ قطعی تبدیل کر دیا اور جا پہنچے اسی سٹور میں اور سیلز مین نے سے پوچھا۔ ''یہ ٹی وی کتنے کا ہے؟''

''ہم سکھوں کو ٹی وی نہیں بیچتے''۔ سیلز مین نے اطمینان سے پھر وہی جواب دیا۔ سردار جی کو تو آگ ہی لگ گئی۔

چوتھے دن وہ عورت کا روپ دھار کر آ گئے اور برقعہ بھی اوڑھ لیا، اور سیلز مین سے وہی سوال کیا۔ ''یہ ٹی وی کتنے کا ہے''۔

ہم سکھوں کو ٹی وی نہیں بیچتے''۔ سیلز مین کا پھر وہی جواب تھا۔

اب سردار جی نے ہمت ہار دی اور انتہائی عاجزی سے سیلز مین سے مخاطب ہوئے۔

''بھائی ایک بات تو بتاؤ...... میں اتنے حلیے بدل بدل کر آ تا رہا ہوں اور تم ہر دفعہ مجھے پہچان لیتے ہو۔ آخر کیسے؟''

سیلز مین نے اطمینان سے جواب دیا۔ ''چونکہ چار دن سے آپ جسے ٹی وی کہہ رہے ہیں دراصل مائیکرو ویو اوون ہے''۔

بل میں اضافہ کا سبب

دانتوں کے ڈاکٹر نے بچے کے تین دانت نکالے اور ماں کے ہاتھ میں پچاس روپے کا بل تھما دیا۔
یہ دیکھ کر ماں نے ڈاکٹر سے کہا۔
پہلے تو آپ نے فیس صرف دس روپے بتائی تھی۔
ڈاکٹر نے منہ بنا کر جواب دیا۔
''جی ہاں! لیکن آپ کے اس بچے کی چیخ و پکار سن کر چار مریض بھاگ گئے ہیں''۔

بلا تکلف

''کھائیے کھائیے: تکلف کی کوئی ضرورت نہیں''۔ میزبان نے مہمان سے کہا۔
''بھئی یہ رس گلے بڑے مزیدار ہیں میں جو چار کھا چکا ہوں، وہی کافی ہیں''۔ مہمان نے کہا۔
''یوں تو آپ پورے بارہ کھا چکے ہیں لیکن میں گن نہیں رہا۔ نصف درجن اور کھا لیجئے''۔

بیمہ ایجنٹ

فلم میں کام کرنے کے ایک امیدوار سے فلمساز نے معذرت بھرے لہجہ میں کہا۔
''فی الحال آپ کو ایک ناکام عاشق کا کردار پیش کیا جاسکتا ہے لیکن کردار خاصا مشکل ہے کیونکہ ناکام عاشق کو اٹھارہ بار کمرے سے باہر پھینکا جائے گا اور وہ کمرے میں داخل ہو جائے گا''۔
امیدوار نے خوش دلی سے جواب دیا:
''سر! کوئی حرج نہیں ہے میں اس کردار کو بڑی خوش اسلوبی سے ادا کروں گا کیوں کہ میں ایک بیمہ ایجنٹ کی حیثیت سے کام کر چکا ہوں''۔

بیرونی امداد کے بغیر

ایک نو وارد امریکی میاں بیوی تاج محل آگرہ دیکھ رہے تھے، بیوی نے حیران ہو کر شوہر سے کہا۔
''میں سخت حیران ہوں کہ ''بیرونی امداد'' کے وجود سے قبل ان لوگوں نے یہ تاج محل کس طرح تعمیر کر لیا تھا''

برق رفتاری

ایک انشورنس کمپنی کا ایجنٹ ایک آدمی کو پالیسی خریدنے کے لیے قائل کر رہا تھا اس نے کہا کہ ''آپ کی وفات کے بعد آپ کی بیوی بچوں کو فوراً پچاس ہزار روپے مل جائیں گے''۔

وہ آدمی بولا: ''اگر میں مرجاؤں تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ آپ لوگ میرے بیوی بچوں کو فوراً پچاس ہزار روپے ادا کر دیں گے''۔
''صاحب ایک واقعہ سن لیجئے!'' ایجنٹ نے کہا ''ہمارا دفتر بلڈنگ کی آٹھویں منزل پر ہے ایک روز اتفاق یہ ہوا کہ ہمارے مینجر صاحب کھڑی سے سر نکال کر اوپر دیکھ رہے تھے سترھویں منزل سے ایک آدمی کھڑکی سے گر پڑا۔ میجر صاحب اسے پہچانتے تھے وہ ہمارا پالیسی ہولڈر تھا مینجر صاحب نے فوراً پچاس ہزار روپے کا چیک لکھا اور دوڑ کر کھڑکی پر آئے، جب وہ آدمی گرتے ہوئے ہماری کھڑکی کے قریب سے گزرا تو مینجر صاحب نے برق رفتار سے اس کے ہاتھ میں چیک دے دیا''۔

بند آنکھوں سے ڈرائیور

مسافر رکشا والے: ''جب تم موڑ سے اتنی تیزی سے رکشا گھماتے ہو تو مجھے خوف آنے لگتا ہے''۔
ڈرائیور: ''کوئی بات نہیں آپ بھی میری طرح آنکھیں بند کر لیا کریں''۔

بخار اور دانت

ایک بوڑھا (ڈاکٹر) ''میں رات بھر جاڑے سے کانپتا رہا ہوں، بخار بھی ہو گیا ہے''۔
ڈاکٹر!'' کیا دانت بھی بجتے رہے ہیں؟''
بوڑھا!'' بجتے رہے ہوں گے، مجھے پتہ نہیں چلا کیونکہ وہ تو میں نے اتار کر الماری میں رکھ دیئے تھے''۔

بولی

خشونت سنگھ ایک دن بازار سے گزر رہا تھا، دیکھا کہ مختلف چیزوں کی نیلامی ہو رہی ہے، وہ رک گیا، کئی چیزوں کے بکنے کے بعد، ایک بولنے والے طوطے کی نیلامی شروع ہوئی، خشونت سنگھ کو طوطا بہت اچھا لگا، اس نے بولی دینی شروع کی۔
خشونت سنگھ نے آواز اٹھائی: ''پنجاہ روپے''۔
دوسری طرف سے آواز آئی: ''سو روپے''۔
خشونت سنگھ نے بولی بڑھائی: ''دو سو روپے''
آواز آئی ''پانچ سو روپے''۔
اب ایک طوطے کے لیے پانچ سو خرچ کرنا بہت زیادہ تھا، مگر بات بھرے بازار میں خشونت سنگھ کی عزت کی تھی، اس نے بولی بڑھانے کا فیصلہ کیا، ''ست سو روپے''۔
''آواز آئی ہزار روپے''۔
خشونت سنگھ پریشان تو بہت ہوا مگر مسئلہ ناک کا تھا، پیچھے کیسے ہٹتا، اس نے کہا: ''ڈیڑھ ہزار''۔
''آواز آئی دو ہزار''۔

خشونت سنجھ نے کہا: ''پنج ہزار''۔

اس پر دوسری طرف مکمل خاموشی چھا گئی، آخری بولی خشونت سنگھ نے دی تھی، اس لیے اسے پانچ ہزار روپے دے کر طوطا خریدنا پڑا، طوطے کا پنجرہ ہاتھ میں پکڑ کر، اس نے دکاندر سے پوچھا، ''بھائیا...... میں اپنے پیسے خرچ کر دتے آ...... ایہہ طوطا بولدا وی اے کہ نئیں؟''

دکاندر نوٹ لیتے ہوئے بولا: ''سردار جی بولدا نئیں تے تہاڈے مقابلے تے بولی کون دے رہیا سی''۔

بورڈ کی ہدایت

ایک دفعہ ایک دیہاتی سکھ شہر امرتسر میں بے تحاشا دوڑ رہا تھا اسے ایک سکھ پولیس افسر نے دوڑ کر پکڑ لیا اور پوچھا۔

''سردار جی! خیر تو ہے اتنے تیز کیوں دوڑ رہے ہیں؟''

''آپ ہی نے تو وہ بورڈ سامنے لگا رکھا ہے کہ حد رفتار بیس میل فی گھنٹہ''۔

سکھ پولیس افسر نے بورڈ کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی بدحواس ہو کر اس دیہاتی سکھ کے ساتھ ہی دوڑنا شروع کر دیا۔

گدھے کا گوشت

ایک نابینا جانوروں کا گوشت چھو کر پہچان لینے کی صلاحیت رکھتا تھا ایک روز اس کے محلے میں ایک قصاب نے نئی دکان کھولی تو نابینا بھی وہاں پہنچ گیا اور اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کرنے کے لئے اپنی سامنے لٹکے ہوئے گوشت کو چھو کر بولا:

''یہ بکرے کا گوشت ہے''۔

پھر اس نے دوسرے گوشت کو چھونے کے بعد کہا۔

''یہ لازماً بھیڑ کا گوشت ہوگا''

قصاب پہلے تو سخت متعجب ہوا پھر از راہِ شرارت اپنی قمیض اتار کر اندھے کے قریب ہو کر بولا:

اچھا! ''یہ تو بتایئے کہ گوشت کس کا ہے؟''

نابینے نے چھو کر اپنی تسلی کی اور پھر ڈانٹتے ہوئے بولا:

''تم پورے شیطان ہو تم تو لوگوں کو گدھے کا گوشت بھی فروخت کرتے ہو!''

کھانا

ایک دفعہ تین دوست کھانا کھانے گئے، اتنے میں بادل آ گئے، انہوں نے فیصلہ کیا کہ ایک کو چھتری لانے کے لئے بھیجا جائے چنانچہ ایک چلا گیا مگر اس نے شرط رکھی کہ میرے آنے تک کھانے کو ہاتھ نہ لگایا جائے۔

پانچ گھنٹے گزرنے کے بعد جب وہ نہ آیا تو دونوں نے فیصلہ کیا کہ اب کھانا کھا لینا چاہیے جیسے ہی انہوں نے کھانے کی

طرف ہاتھ بڑھایا، دروازے کی اوٹ سے آواز آئی:

''خبردار اگر کھانے کو ہاتھ لگایا تو میں چھتری لینے نہیں جاؤں گا''۔

فلم کی اصلاح

ایک فلم کے پریس شو کا اختتام ہوا تو پروڈیوسر نے حاضرین سے کہا:

''آپ کو فلم کا جو حصہ پسند نہ آیا ہو، اس کے بارے میں بتائیے اسے ابھی کاٹ دوں''۔

اگلی صف میں بیٹھے ایک صاحب بولے:

''صرف دو ایسی چیزیں ہیں جو کاٹ دی جائیں تو عمدہ فلم بن سکتی ہے''۔

''بتائیے! وہ کونسی چیزیں ہیں؟'' پروڈیوسر نے پوچھا۔

جواب میں کہا گیا: ''کہانی نویس اور ڈائریکٹر کی گردنیں کاٹ دیں''۔

ڈپو کھلنے کا راز

بند ڈپو کے سامنے لوگوں کا ہجوم بڑھتا جا رہا تھا لیکن ڈپو والا ابھی تک نہیں پہنچا تھا۔

ایک پتلا سا آدمی بار بار آگے جانے کی کوشش کرتا لیکن ہر بار لوگ اسے دھکیل کر پیچھے کر دیتے، ایک مرتبہ جب وہ کافی کوشش کے بعد دروازے تک پہنچا تو وہاں پر کھڑے ایک موٹے آدمی نے اسے اٹھا کر پیچھے پھینک دیا تنگ آ کر پتلا آدمی یہ کہہ کر چلتا بنا:

''پھینک دو پھینک دو کوئی بات نہیں! میں بھی ڈپو نہیں کھولوں گا''۔

دور اندیش لڑکی

نوجوان نے اپنی محبوبہ کو اپنے ساتھ شادی پر رضامند کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا:

''ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ میرے والد سرطان میں مبتلا ہیں اور زیادہ سے زیادہ صرف ایک ماہ مزید زندہ رہ سکتے ہیں ان کی موت کے بعد ان کا تمام بینک بیلنس کاریں بنگلے اور سارا کاروبار مجھے مل جائے گا، اب تو تمہیں شادی کے لیے فوراً تیار ہو جانا چاہیے''۔

محبوبہ نے نوجوان کی باتیں بغور سنیں اور سوچ کر کسی فیصلے پر پہنچنے کے لیے ایک ہفتہ کی مہلت مانگی۔

اور جب ایک ہفتہ گزر گیا تو وہ اس نوجوان کی امی بن گئی۔

ڈاکٹر کے فرائض

استاد نے شاگرد سے پوچھا:

بتاؤ مکھی اور مچھر کیا کام کرتے ہیں؟

''جناب! مکھی اور مچھر، ایک ڈاکٹر کے فرائض ادا کرتے ہیں''۔

استاد نے کہا: ''وہ کس طرح؟''

شاگرد نے کہا: ''جناب! اس طرح کہ مکھی تو مریض کا بغور معائنہ کرتی ہے اور مچھر مریض کو ٹیکہ لگاتا ہے''۔

ڈاکٹر کا مشورہ

صاحب: دفتر سے گھر واپس آئے تو بیوی کو بہت خوش دیکھ کر کہنے لگے۔

''خلاف معمول آج تم بہت خوش نظر آ رہی ہو''۔

بیوی: ''آج میں ڈاکٹر کے پاس گئی تو اس نے کہا کہ تم گھر کا کام بالکل چھوڑ دو اور ان گرمیوں میں مری یا کوئٹہ چلی جاؤ''۔

صاحب: ''چلو تیار ہو جاؤ''

بیوی: ''مری یا کوئٹہ کے لیے؟''

صاحب: ''نہیں! کسی اور ڈاکٹر کے پاس نئے مشورہ کے لیے!!''

دلچسپ درخواست

ایک صاحب نے ڈپٹی کمشنر کو توپ کا لائسنس حاصل کرنے کے لیے درخواست دی۔ ڈپٹی کمشنر نے درخواست پڑھ کر حیرت سے پوچھا۔

''جناب توپ کا لائسنس کیوں درکار ہے، آپ توپ کا کیا کریں گے''۔

وہ صاحب بولے: ''جناب میرے بیٹے کی شادی تھی میں نے شادی کیلئے چار من چینی کی درخواست دی تھی لیکن مجھے صرف چار سیر چینی مل سکی۔ اس تجربہ کے بعد میرا خیال ہے۔ کہ توپ کے لائسنس کی درخواست دوں گا تو پستول کا لائسنس مل سکے گا''۔

دعوت

ایک صاحب نے بار میں چلاتے ہوئے سب کو دعوت دی۔ ''جب میں پیئوں تو سب میرا ساتھ دیں''۔

جب اس نے وہسکی ختم کر لی تو دوبارہ چلایا۔ ''جب میں دوسرا گلاس پیئوں تو ہر آدمی دوسرا گلاس پیئے''۔

ہر شخص نے شکریے کے ساتھ دوسرا گلاس بھی لے لیا۔ جب اس شخص نے دوسرا گلاس ختم کر لیا تو جیب سے دو ڈالر بل کے طور پر نکالے اور کاؤنٹر کی طرف جاتے ہوئے چلایا۔ ''جب میں بل ادا کروں تو سب لوگ ادائیگی کر دیں''۔

دانت کا درد

استاد نے لڑکے سے پوچھا ''کل تم اسکول کیوں نہیں آئے؟''

''کل میرے دانت میں درد تھا''۔ لڑکے نے کہا۔

''آج تو درد نہیں ہے؟'' استاد نے پوچھا۔

''معلوم نہیں سر!''

''کیا مطلب تمہیں اپنے دانت کے درد کا بھی علم نہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو''۔ استاد نے کہا۔

لڑکا بولا: ''نہیں سر! دراصل میرا دانت کل ہی دندان ساز نے نکال کر پاس رکھ لیا تھا''۔

ہمراہی

باپ بیٹے سے ''آخر تم گھر سے کیوں بھاگنا چاہتے ہو؟''

بیٹا: ''میں زندگی کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہوں اور اپنی زندگی عیش وعشرت سے گزارنا چاہتا ہوں''۔

باپ: ''ٹھہرو میں بھی ذرا اپنے کپڑے پیک کرلوں پھر تمہارے ساتھ ہی چلتا ہوں''۔

مرغی

ایک بچہ اپنے استاد میرے ابو کہہ رہے تھے کہ آپ کو ایک مرغی تحفے میں دیں گے۔ استاد یہ سن کر خوش ہو گیا اور مرغی کا انتظار کرنے لگا۔ ایک ہفتے تک جب مرغی نہیں آئی تو استاد نے پوچھا، بیٹا آپ کی مرغی نہیں آئی۔

بیٹا (معصومیت سے) وہ تو اب تندرست ہو گئی ہے۔

ہمارے گھر کا پتہ

ایک لڑکے کے والد کا جنازہ جا رہا تھا۔ وہ زاروقطار روتا بین کرتا چلا جا رہا تھا۔ ابا جان آپ تو وہاں جا رہے، ہیں جہاں پانی ہے نہ کھانا، جو گھر بڑا تنگ وتاریک ہے جہاں رات کو چراغ ہے نہ کوئی پڑوسی ہے جس کا کچھ سہارا ہو، جہاں نہ فرش نہ قالین نہ کوئی چارپائی ہے، نہ بستر، غرض وہ اس طرح قبر کے اوصاف گن رہا تھا اور رو رہا تھا۔

ایک لڑکا بھی اپنے والد کے ساتھ میت کے ساتھ ساتھ جا رہا تھا۔ اس نے یہ باتیں سن کر ڈرتے ڈرتے اپنے والد سے کہا۔

''ابا جان! یہ یقیناً میت کو ہمارے گھر لے جا رہے ہیں''۔

ہمدردی کے دو بول

ایک سیاح ہوٹل میں گیا تو بیرے نے آکر آرڈر لیا۔ سیاح نے کہا: ''فرائی مچھلی اور ہمدردی کے دو بول''۔

بیرا مچھلی لے آیا اور پوچھا ''اور کچھ؟''

سیاح نے کہا: ''ہمدردی کے دو بول''۔

بیرا اپنا منہ سیاح کے کان کے پاس لے کر گیا اور بولا۔

''مچھلی نہ کھانا دو دن کی باسی ہے''۔

تلاش گمشدہ

ایک صاحب نے اخبار میں اشتہار دیا۔

''میری بیوی ایک ہفتے سے غائب ہے، پتہ بتلانے والے کو جان سے ہاتھ دھونے پڑیں گے''۔

گرے ہوئے

خاوند بیوی سے تمہیں پتہ ہے مجھے تم سے کتنی محبت ہے۔ جب تم روٹھ کر میکے چلی گئی تھی میں پائپ پر سے چڑھ کر ملتا تھا اور وہاں سے میں کئی بار گرا بھی ہوں۔

بیوی جانتی ہوں آپ تو بہت گرے ہوئے ہیں۔

گلہ شکوہ

قبرستان میانی صاحب لاہور میں ایک نوجوان ایک تازہ قبر پر اپنا سر رکھے رو رو کر بار بار کہہ رہا تھا۔

''تمہیں اتنی جلدی مرنا نہیں چاہیے تھا''۔

اس نوجوان کے بین، آہ و بکا اور رونے کا انداز اس قدر المناک تھا کہ سننے والوں کی حالت غیر ہو رہی تھی۔

ایک صاحب نے کہا:

''شاید اس کی محبوبہ مر گئی ہے اور اسی کی یہ قبر ہے''۔

دوسرے صاحب نے قیاس آرائی کی:

''یہ غالباً اس بیچارے کی والدہ مکرمہ کی قبر ہے جس سے اسے بے پناہ محبت ہو گی''۔

ایک اور صاحب کا خیال تھا کہ:

''یہ اس شخص کی تنہا اولاد جواں سال بیٹی کی قبر ہے''۔

نوجوان حسب معمول نعرے بلند کر رہا تھا۔

''تمہیں اتنی جلدی مرنا نہیں چاہیے تھا''۔

ایک صاحب نے قرآنی آیات کی تلاوت فرما کر صبر کی تلقین کرتے ہوئے کہا:

''جناب! یہ کس کی قبر ہے، آپ کا ان سے کیا رشتہ تھا''۔

وہ شخص سسکیاں لے لے کر بولا:

''یہ میری بیوی کے پہلے شوہر کی قبر ہے''۔

یہ سن کر قبرستان میں قہقہے گونجنے لگے۔

گورو کی پناہ

پرنام سنگھ بڑا نامی گرامی پائلٹ تھا ایک دفعہ اسے جہاز کو لندن سے امریکہ لے جانا تھا۔ آٹھ گھنٹے کی اس طویل پرواز میں جہاز سمندر پر ہی اُڑتا ہے۔ جہاز کو پرواز کئے چار گھنٹے گزر چکے تھے۔ کچھ مسافر سو رہے تھے کچھ جاگ رہے تھے۔ اچانک سپیکر پر کپتان پرنام سنگھ کی آواز ابھری ''خواتین و حضرات...... جہاز کا کپتان پرنام آپ سے مخاطب ہے۔ نیویارک جانے والی پرواز پر ہم چار گھنٹے سفر کر چکے ہیں، 35 فٹ کی بلندی پر سفر کرتے ہوئے ہم اس وقت بحر اوقیانوس کے عین درمیان میں ہیں''۔

''اگر آپ دائیں بائیں کی کھڑکیوں سے باہر جھانک کر دیکھیں تو آپ کو نظر آئے گا کہ جہاز کے چاروں انجنوں میں آگ لگی ہوئی ہے''۔

''اگر آپ جہاز کے پچھلے حصے میں جا کر دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ جہاز کی دُم چند لمحوں بعد ٹوٹ کر علیحدہ ہو جائے گی''۔

''اگر آپ جہاز کی کھڑکی سے نیچے سمندر میں دیکھیں تو آپ کو پیلے رنگ کی ایک چھوٹی سی لائف بوٹ نظر آئے گی، جس میں سوار تین آدمی آپ کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا رہے ہیں''۔

''یہ تین آدمی، میں پرنام سنگھ میرا معاون پائلٹ گونام سنگھ اور نیوی گیٹر بنتا سنگھ ہیں۔ سپیکر سے جو آواز آپ سن رہے ہیں وہ پہلے سے ریکارڈ شدہ ہے۔ واہ گرو آپ کو اپنی پناہ میں رکھے، اجازت چاہتا ہوں''۔

گانے کا انداز

ایک شخص کسی پارک سے گزرا تو دیکھا کہ ایک عجیب حلیے کا مالک شخص اوندھا پڑا یہ گانا گنگنا رہا تھا۔ ''میرے دل کی ہے آواز کہ بچھڑا یار ملے گا''۔

تھوڑی دیر بعد ہی شخص لوٹا تو دیکھا وہی شخص سیدھا لیٹ کر یہ گانا گنگنا رہا تھا۔ ''اکیلے نہ جانا ہمیں چھوڑ کر''۔

وہ شخص اس کے قریب گیا اور اس حرکت کی وجہ پوچھی کہ پہلے اوندھے لیٹ کر اور پھر سیدھے لیٹ کر یہ گانا کیوں گا رہے ہو؟

جواب ملا۔ ''یہ ریکارڈ کی دوسری سائیڈ ہے بھائی!''

گانا

شوہر نے بے سُری آواز میں گانا شروع کیا بیوی نے فوراً کہا......

''میرے ابا مرحوم جب گانا گاتے تھے تو اُڑتے ہوئے پرندے بھی گر جاتے تھے''۔

شوہر نے جل کر کہا: ''کیوں، کیا تمہارے مرحوم ابا منہ میں کارتوس ڈال کر گاتے تھے؟''

قابل دید

وہ کسی بہانے فوج سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے کئی مہینے اس امر پر غور کیا۔ بالآخر ایک تجویز سوجھی۔ وہ ڈاکٹر کے

پاس پہنچا اور کہنے لگا۔

''ڈاکٹر صاحب میری بصارت بہت ہی خراب ہے بالکل کام نہیں کرتی''۔

ڈاکٹر نے کہا: ''اس کرسی پر بیٹھ جاؤ، پھر تفصیل سے تمہاری بات سنتا ہوں''۔

''کون سی کرسی؟''

ڈاکٹر نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک کرسی پر بٹھا دیا اور پوچھا۔ ''کیا تمہیں کرسی نظر نہیں آتی؟''

''بالکل نہیں''۔

''اچھا اب پانچویں سطر پڑھو''۔

ڈاکٹر نے دیوار پر لٹکے ایک چارٹ کی طرف اشارہ کیا۔

''کہاں سے پڑھوں؟''

''چارٹ کی طرف دیکھو''۔

''کون سا چارٹ؟''

''وہی چارٹ جو سامنے دیوار سے لٹک رہا ہے''۔

''لیکن دیوار کہاں ہے؟''

یہ دیکھ کر ڈاکٹر کو یقین ہو گیا کہ اس کی بصارت اتنی ختم ہو چکی ہے اور اسے فوج سے ہمیشہ کے لیے چھٹی دے دی۔ جونہی وہ باہر نکلا اس نے زور سے ایک قہقہہ لگایا۔ وہ بہت خوش تھا۔ وہ نزدیک ہی ایک سینما ہاؤس میں فلم دیکھنے چلا گیا۔ جب فلم ختم ہوئی تو وہ حیرت زدہ رہ گیا۔ وہ ڈاکٹر جس نے اسے ضعف بصارت کی وجہ سے ڈسچارج کیا تھا اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا تھا۔ ڈاکٹر نے اسے دیکھ کر پہچان بھی لیا تھا لیکن اس نے کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار کیے بغیر کہا:

''کیوں صاحب یہ بس کہاں جائے گی؟''

قابل ڈاکٹر

ایک عورت دوسری عورت سے بولی:

''تمہیں میرے ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے۔ وہ بہت قابل ڈاکٹر ہے''۔

دوسری عورت نے کہا:

''مجھے اس کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مجھے کوئی بیماری نہیں ہے''۔

پہلی نے پھر کہا:

''بھئی تمہیں اس کے پاس ضرور جانا چاہیے۔ وہ اس قدر قابل ڈاکٹر ہے کہ تمہیں دیکھنے کے بعد کوئی نہ کوئی بیماری بتا دے گا

جس میں تم مبتلا ہو گی''۔

جواب کی تلاش

ایک لڑکا کمرہ امتحان میں بیٹھا بڑی دیر سے سوالیہ پرچے کو دیکھ رہا تھا۔

نگران نے ہمدردی سے پوچھا:

''کیوں کیا سوال سمجھ میں نہیں آرہا؟''

''امیدوار نے جواب دیا:

''پرچہ تو مشکل نہیں ہے جی! بس میں سوچ رہا ہوں کہ اس سوال کا جواب کون سی جیب میں ہے؟''

ترکی بہ ترکی

''بیگم کیا تم میری ماں جیسا کھانا نہیں پکا سکتیں؟'' شوہر نے پوچھا:

''کیا تم میرے باپ جیسا آٹا نہیں گوندھ سکتے؟'' بیوی نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

احتیاط

ایک عورت کے دس بچے تھے وہ سب کو ایک جیسے کپڑے پہناتی تھی ایک سہیلی نے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا:

''جب ہمارے تین بچے تھے تو ہم انہیں اس لئے ایک جیسے کپڑے پہناتے تھے کہ کہیں وہ لوگ گم نہ ہو جائیں لیکن اب جب کہ ان کی تعداد دس ہو چکی ہے۔ اس لئے ایک جیسے کپڑے پہناتے ہیں تاکہ دوسرے بچے ان میں نہ مل جائیں''۔

کوئی اور ہے؟

ایک سردار پہاڑ کی سیر کو گیا، اس کے سر میں سمائی کہ پہاڑ کی چوٹی تک پہنچا جائے۔ چڑھائی چڑھتے اس کا پاؤں پھسل گیا اور وہ نیچے لڑھکنے لگا، اچانک اس کا ہاتھ ایک جھاڑی پر پڑا اور وہ اسے دبوچ کر لٹک گیا، نیچے نگاہ دوڑائی تو ہزاروں فٹ گہری کھائی! بہت دیر پریشانی کے عالم میں لٹکا آوازیں دیتا رہا مگر وہاں کوئی ہوتا تو اس کی آواز سنتا، اچانک اس کے دل میں آئی کہ واہِ گرو میرا آخری سہارا ہے، اس کو یاد کرتے ہیں، اس نے نہایت خشوع سے واہِ گرو کو یاد کیا کہ میں نے زندگی بھر بہت گناہ کئے ہیں مگر اس وقت موت کے چنگل میں پھنسا ہوں، مجھے بچالے، وہ دعا مانگ رہا تھا کہ اچانک آواز گونجی۔

''جھاڑی کو ہاتھ سے چھوڑ دے''۔

جھاڑی سے لٹکا ہوا سردار آواز سن کر بہت پریشان ہوا، کہنے لگا۔''میں ہاتھ کیسے چھوڑ دوں...... ہزاروں فٹ گہری کھائی ہے، نیچے گرا تو مر جاؤں گا!''

اوپر سے پھر آواز آئی

''جب تُو مدد مانگ رہا ہے تو پھر جو کہا جا رہا ہے، اس پر عمل کر''

سردار نے چند لمحے غور کیا اور پھر چلا کر بولا

''ایتھے کوئی ہور ہے جیہڑا میری مدد نوں آوے!!''

خوشگوار انجام

مصنف: ''کیا میرے نئے ڈرامے کا انجام خوشگوار تھا؟''

''ڈائریکٹر: ''یقیناً ہر آدمی خوش تھا کہ ڈرامہ ختم ہو گیا''۔

خدمت یہ ہے کہ

ایک آدمی شراب کے نشے میں دھت گھر لوٹا تو جیب سے چابی نکال کر اپنے فلیٹ کا تالا کھولنے لگا مگر نشے میں ہونے کی وجہ سے چابی کو تالے میں ڈالنے سے قاصر رہا وہ ڈول رہا تھا، ان کے ایک پڑوسی نے ان کی حالت دیکھی تو اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے کہا۔

''لائیے میں تالا کھول دوں''۔

''جی نہیں! تالا میں خود کھول لوں گا آپ ذرا فلیٹ پکڑ لیں کم بخت زور زور سے ہل رہا ہے''۔

خاوند کی تعریف

استاد نے جماعت سے سوال کیا:

''جو اپنی غلطی تسلیم کر لے وہ کون ہو گا؟''

ایک بچہ اٹھ کو بولا:

''سر! اس آدمی کو عقلمند اور شریف انسان کہا جائے گا''۔

استاد نے دوسرا سوال پوچھا:

''جو آدمی غلطی تو نہ کرے لیکن اس کے باوجود اپنی غلطی کا اعتراف کر لے، اسے کیا کہا جائے گا؟''

''خاوند''

ایک بچے نے جواب دیا۔

کیچڑ اور مٹی

ایک خاتون نے اپنی پڑوسن سے کہا کیا یہ گلی اتنی گندی ہے کہ بچے جب کھیل کر آتے ہیں تو کیچڑ اور مٹی سے لت پت ہوتے ہیں۔

پڑوسن نے کہا: ''ہاں بہن ابھی کل کی بات ہے مجھے پورے بیس بچوں کے منہ دھلانے پڑے تب کہیں جا کر پتا چلا ان میں سے میرا بچہ کون سا ہے''۔

کشش

شریر طالب علم نے استاد سے استفسار کیا:

''جناب عالی! عورت کی کشش اور زمین کی کوشش میں کیا فرق ہے؟''

''کچھ زیادہ نہیں'' استاد نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔''دونوں ہی آدمی کو خاک میں ملا دیتی ہیں''۔

میری دعا بھل جا

پرنام سنگھ کی اپنی بیوی سے سخت لڑائی ہوگئی، اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا۔

''واہِ گرو...... میں زندہ نئیں رہنا چاہندا توں مینوں چک لے''۔

پرنام سنگھ کی بیوی اس سے بھی زیادہ اکتائی ہوئی تھی، اس نے ہاتھ اٹھا دیئے۔

''واہِ گرو میں وی زندہ نئیں رہنا چاہندی، توں مینوں چک لے!''

یہ سن کر پرنام سنگھ نے دوبارہ ہاتھ اٹھا لئے اور کہنے لگے۔

''واہِ گرو توں میری دعا بھل جا ایہدی منظور کر لے!''

شیر

بنگال کے ایک ہوٹل میں جب ایک سیاح داخل ہوا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سیڑھیوں والے راستے کے اوپر دیوار پر شیر کا بڑا سا بھوسہ بھرا سر مہاگنی کے تختے پر نصب تھا۔

سیاح نے ہوٹل کے مالک سے پوچھا ''اس شاندار ٹرافی کے پیچھے یقیناً کوئی دلچسپ کہانی ہوگی؟''

مالک نے بوجھل پن سے کہا: ''اس شیر نے میری بیوی کو مارا ہے''۔

''آپ شکار کرنے کہاں گئے تھے؟''

مالک بولا: ''کہیں نہیں! یہ اس کے سر پر گر گیا تھا''۔

لیڈی ماؤنٹ بیٹن

دماغی ہسپتال میں داخل ایک مریض کا دعویٰ تھا کہ وہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن ہے۔ وہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی طرح انگریز بنتا، ہر وقت ادھر ادھر گھومتا رہا۔ ہسپتال کا عملہ بھی اسے لارڈ صاحب کہہ کر بلاتا۔ کرنا خدا کا یہ ہوا کہ اسی ہسپتال میں ایک مریض اور آ گیا،

اس کا بھی دعویٰ تھا کہ وہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن ہے۔ ڈاکٹر پریشان ہو گئے کہ اب کیا کیا جائے، یہ دونوں لارڈ تو جھگڑیں گے، کسی نے کہا دونوں کو الگ الگ رکھا جائے، کسی نے کہا دونوں کو سمجھایا بجھایا جائے، کوئی بات بنتی نظر نہ آئی تو ایک عقل مند نے مشورہ دیا کہ دونوں ''لارڈوں'' کو ایک کمرے میں بند کر دیا جائے تاکہ وہ باہمی گفت وشنید سے یہ طے کرلیں کہ اصلی لارڈ ماؤنٹ بیٹن کون ہے؟

دونوں کو کمرے میں بند کر دیا گیا۔ ایک گھنٹے کے بعد دروازہ کھولا تو دونوں ہنستے مسکراتے باتیں کر رہے تھے باہر آئے! دماغی ہسپتال کے ڈاکٹر نے دونوں سے پوچھا:

''ہاں بھئی...... کیا مسئلہ حل ہو گیا؟''

دونوں نے یک زبان کہا: ''جی حل ہو گیا!''

ڈاکٹر نے پوچھا: ''تم دونوں میں سے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کون ہے؟''

بعد میں آنے والے مریض نے کہا ''میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن ہوں''۔

''تو پھر تم کیا ہو؟'' ڈاکٹر نے پہلے والے سے پوچھا۔

اس نے شرماتے ہوئے کہا۔ ''جی میں لیڈی ماؤنٹ بیٹن ہوں''۔

کوئی فائدہ نہیں

ہوٹل میں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے غصہ سے بیرے کو بلایا اور بولا:

''اپنے مینجر کو بلالاؤ، میں یہ سالن کھانے سے انکار کرتا ہوں''۔

بیرا بڑے احترام سے بولا:

''صاحب آپ مینجر صاحب کو نہ بلائیں کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ وہ بھی یہ سالن نہ کھاسکیں گے''۔

دانشور

ایک دانش ور کے ساتھ ایک شام منائی گئی۔ تقریب کے آخر میں ان کو بتایا گیا کہ لوگ ان سے کچھ سوالات کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لوگ کاغذ پر لکھ کر سوالات مجھے بھیجیں۔ میں مائیک پر جواب دیتا جاؤں گا۔ کئی سوالوں کے بعد ایک پرچی ان کے ہاتھ میں آئی جس پر صرف ایک لفظ لکھا تھا۔ ''گدھا''۔

وہ بہت حیران ہوئے کہ معاملہ کیا ہے۔ لیکن دانشور ایسے ہی تو نہیں تھے۔ سمجھ گئے، بولے اب میرے پاس ایک ایسی پرچی آئی ہے جس میں کسی صاحب نے اپنا نام تو لکھ دیا لیکن سوال لکھنا بھول گئے۔

جرابیں

خشونت سنگھ کی جرابوں سے سخت بو آتی تھی۔ وہ جہاں ہوتا جوتا اتارتا، لوگ محفل چھوڑ کر بھاگ جاتے۔ ایک مرتبہ اس کی بیوی کے رشتہ داروں میں شادی تھی۔ لہٰذا اس نے اپنے خاوند کو نئی جرابیں لا کر دیں اور کہا کہ کم از کم وہاں تو نئی جرابیں پہن کر جائے۔ جب خشونت سنگھ شادی میں گئے تو تمام باراتی اٹھ کر بھاگ گئے۔ خشونت سنگھ کی بیوی دوڑی دوڑی اس کے پاس آئی اور جھگڑنے کے انداز میں کہا۔

''تم پھر پرانی جرابیں پہن کر آ گئے''۔

خشونت سنگھ نے بڑے اطمینان سے بوٹ اتار کر دکھائے اور کہا:

''میں نے پہنی تو نئی جرابیں ہیں لیکن مجھے پتا تھا کہ تم یقین نہیں کرو گی اس لیے میں پرانی جرابیں جیب میں ڈال لایا ہوں''۔

تیس منٹ لیٹ

ایک آدمی اپنے کمرے میں بیٹھا کتاب پڑھ رہا تھا، پاس ہی اس کا بچہ کھلونا ٹرین سے کھیل رہا تھا۔ بچہ ٹرین کو چابی دے کر چھوڑتا اور جب ٹرین ایک دائرہ مکمل کرتی تو اسے انگلی سے روک کر کہتا۔

''اسٹیشن آ گیا ہے، جس اُلو کے پٹھے نے اترنا ہے اتر جائے......''

بچے نے دو تین مرتبہ جب یہی جملہ دہرایا تو باپ نے سوچا کہ بچہ غلط بات سیکھ رہا ہے۔ اس نے ٹرین اٹھائی تقریباً آدھا گھنٹہ بچہ معصوم بن کر بیٹھا رہا آخر باپ کو ترس آ گیا اور اس نے بچے کو ٹرین دے دی اور کہا۔

''اب پہلے والی غلطی مت کرنا......''

بچے نے ٹرین کو چابی دی۔ جب گاڑی نے چکر مکمل کیا تو گاڑی روک کر بچے نے کہا۔

''جس الو کے پٹھے نے اترنا ہے اتر جائے۔ پہلے ہی ایک الو کے پٹھے کی وجہ سے گاڑی تیس منٹ لیٹ ہے......''

چھوڑتا ہوں

''تم شادی کے بعد کہاں رہو گے؟'' لڑکی کے باپ نے اپنے ہونے والے داماد سے کہا۔

''یہ میں آپ کی لڑکی پر چھوڑتا ہوں''۔ لڑکے نے سعادت مندی سے جواب دیا۔

''شادی کس طرح کرو گے؟''

''یہ میں آپ کی بیگم پر چھوڑتا ہوں''۔

''لڑکی کو کیسے خوش رکھو گے؟''

''یہ میں آپ پر چھوڑتا ہوں''۔

راز

شادی کے بعد بیگم نے پوچھا ''اب جب کہ ہمارے اور آپ کے درمیان کوئی راز راز نہیں رہا۔ کیا آپ یہ بتانا پسند کریں گے کہ شادی سے پہلے آپ کتنی لڑکیوں سے اظہارِ محبت کر چکے ہیں؟''

شوہر نئی نویلی دلہن کا چہرہ خاموشی سے دیکھنے لگا۔

دلہن: ''یقین کریں میں برا نہیں مانوں گی''۔

شوہر پھر بھی خاموشی سے دلہن کا چہرہ دیکھتا رہا۔

دلہن: ''کیا بات ہے آپ بولتے کیوں نہیں، میں کتنی دیر سے آپ سے اپنے سوال کے جواب کا انتظار کر رہی ہوں''۔

شوہر: ''ارے...... صبر بھی کرو ابھی لڑکیوں کو گن رہا ہوں''۔

عزت

ایک شوہر (اپنی بیوی سے) ''تمہارے دل میں میرے لیے کتنی عزت ہے''۔

بیوی: ''اگر آپ چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہوں تو میں نیچے بیٹھ جاؤں گی''۔

شوہر: ''اور اگر میں نیچے بیٹھ جاؤں تو......''

بیوی: ''میں گڑھے میں بیٹھ جاؤں گی''۔

شوہر: ''اگر میں گڑھے میں بیٹھ جاؤں تو''۔

بیوی: ''(غصے سے) ''میں اوپر سے مٹی ڈال دوں گی''۔

خاندانی غنڈہ گردی

ایک بچہ کلاس میں فیل ہو گیا۔ گھر گیا تو اپنے فیل ہونے کا اعلان جاری کرنے کی بجائے اس نے اپنے والد سے سوال کیا۔

''کیا...... جب آپ امتحان میں فیل ہوئے تھے تو دادا جان نے آپ کو کچھ کہا تھا؟''

والد نے کہا: ''انہوں نے مجھے بہت مارا تھا!''

بچے نے پوچھا ''جب دادا جان فیل ہوئے تھے تو!''

والد نے جواب دیا ''انہیں ان کے ابو نے مارا تھا''۔

بچے نے کہا۔ ''ابو جان اگر آپ آج مجھ سے تعاون کریں تو ہم دونوں مل کر ''خاندانی غنڈہ گردی'' کا خاتمہ کر سکتے ہیں''۔

پھر رکھ دوں گا

ایک ماں نے اپنے بچے کو حقوق العباد بتانے کے بعد پوچھا ''اچھا اب بتاؤ اگر بس میں تمہارا پاؤں کسی آدمی کے پاؤں کے

اوپر آ جائے تو تم کیا کرو گے"۔

بیٹا "میں معافی مانگ لوں گا"۔

ماں: "شاباش، اچھا اگر وہ خوش ہو کر ایک روپیہ دے دے تو؟"

بیٹا: "تو پھر میں دوبارہ اس کے پاؤں پہ پاؤں رکھ دوں گا"۔

درد

ایک ننھا سا بچہ سکول سے گھر آیا تو اس نے اپنی امی سے کہا، بھوک سے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔ اس کی امی نے جلدی سے کھانا اس کے آگے لگا دیا اور کہا ظاہر ہے جب پیٹ میں کچھ ہوگا نہیں تو درد تو ہوگا۔

شام کو ننھا بچہ ہوم ورک کر رہا تھا، اس کا والد گھر میں داخل ہوا اور کہا "بیگم میرے سر میں درد ہے"۔

ننھے بچے نے یہ سنا تو کہا: "ظاہر ہے سر میں کچھ ہوگا نہیں تو درد تو ہوگا نا"۔

تصفیہ

ایک نئی نویلی دلہن نے کئی مہینے گزر جانے کے بعد بھی کسی کام کو ہاتھ نہیں لگایا تو شوہر نے ماں سے مشورہ کرتے ہوئے کہا اماں صبح جب آپ جھاڑو دیں گی تو میں آپ سے جھاڑو لے کر دینے لگوں گا۔ شاید اس طرح دلہن بیگم کو شرم آ جائے۔ لہٰذا دوسرے دن ایسا ہی کیا گیا صبح ماں جھاڑو دینے لگی تو بیٹے نے ہاتھ سے جھاڑو لے لیا اور بولا۔

"ماں جی آپ بوڑھی ہوگئی ہیں لائیے میں جھاڑو دے دوں"۔

اماں بولی۔ "نہیں بیٹا مرد بھی کہیں جھاڑو برتن کرتے ہیں"۔

بڑی دیر تک دلہن رانی ہاں ہاں اور نہیں نہیں سنتی رہیں بالآخر بولیں:

"اس میں لڑنے کی کیا بات ہے۔ ایک دن ماں جھاڑو دے دیا کریں گی اور ایک دن تم"۔

دھمکی آمیز خطوط

ایک آدمی نے پولیس انسپکٹر سے شکایت کرتے ہوئے کہا۔

"جناب مجھے کئی دھمکی آمیز خطوط موصول ہوئے ہیں"۔

پولیس انسپکٹر نے پوچھا، "کتنے خطوط ملے ہیں؟"

"جی مجھے تین خطوط ملے ہیں"۔

پولیس انسپکٹر نے دوبارہ پوچھا۔

"کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ خطوط آپ کو کس نے بھیجے ہیں؟"

''واپڈا والوں نے'' ان صاحب نے جواب دیا۔ ''انہوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر میں نے اب بھی بل ادا نہ کیا تو وہ میری بجلی کاٹ دیں گے''۔

ماتم

ایک شخص اپنا رنگین ٹی وی اور وی سی آر اٹھائے سمندر کی طرف جا رہا تھا۔ راستے میں اس کا دوست ملا اور اس نے حیرانگی سے پوچھا۔ ''کیا ماجرا ہے''۔
وہ بولا: ''خودکشی کرنے جا رہا ہوں اور ٹی وی، وی سی آر ساتھ لے کر ڈوبوں گا میری بیوی مجھ پر نہ سہی ان چیزوں کی محرومی کا تو ماتم کرے گی''۔

وصیت

ایک دولت مند شخص مر گیا۔ کفن دفن کے بعد اس کے رشتے دار اکٹھے ہوئے تاکہ مرحوم کی وصیت وکیل کی زبانی سن لیں۔ وصیت کچھ یوں تھی۔
''بیوی کے لئے گھر اور بینک کا تمام روپیہ، اکلوتے بیٹے کے لیے تینوں گاڑیاں اور سالے صاحب کیلئے سٹور میں پڑی تمام گاجریں کیونکہ میرا سالا اکثر کہا کرتا تھا کہ دولت سے صحت ہزار درجہ بہتر ہے''۔

چار ہزار

ایک دیہاتی کے پاؤں پر پاگل کتے نے کاٹ لیا۔ وہ شہر میں ایک سرجن کے پاس گیا اور اسے اپنا زخم دکھایا سرجن نے زخم دیکھ کر کہا۔
''اس زخم کے گوشت کو کاٹنا پڑے گا۔ جس کے چار ہزار لگیں گے''۔
''واہ جی واہ!'' دیہاتی غصے سے بولا۔
''کتے نے مفت کاٹا تھا اور آپ کاٹنے کے چار ہزار مانگ رہے ہیں''۔

امی آج سے

''امی امی آپ کو پتہ ہے ٹیپ ریکارڈر خریدنے کے کتنے فائدے ہیں۔ ایک تو ہم اپنے بھائی کی شادی پر اسے تیز آواز میں چلا سکتے ہیں اور اس سے ہم پڑوسیوں کو تنگ کر سکتے ہیں اور اس سے پڑوسیوں کے جھگڑوں کی آواز ریکارڈ کر سکتے ہیں۔ اور......''
''اچھا بابا کل ہم بھی ٹیپ ریکارڈر خرید لائیں گے۔ اب خوش...... امی آج سے......!''

بچت

ایک شخص نے اپنے کنجوس پڑوسی سے کہا۔ ''ارے کیا ہو گیا اتنے لال پیلے کیوں ہو رہے ہو؟''

پڑوسی نے کہا ''ننھے نے آج نیا جوتا پہنا تھا، میں نے اس سے کہا کہ ایک کی بجائے دو سیڑھیاں طے کر کے اوپر جانا تاکہ جوتے کا تلا کم گھسے لیکن وہ کم بخت دو کی بجائے تین سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پتلون پھٹ گئی''۔



استاد (شاگرد سے): ''کل تم اسکول کیوں نہیں آئے تھے؟''

شاگرد: ''جناب مجھے برڈ فلو ہو گیا تھا''۔

استاد: ''مگر یہ بیماری تو جانوروں کو ہوتی ہے''۔

شاگرد: ''جناب اب میں انسان کہاں رہا، آپ مجھے مرغا بنا دیتے ہیں، ابو مجھے گدھا کہتے ہیں، اور دادا کہتے ہیں کہ میرا پوتا بڑا ہو کر شیر بنے گا''۔



ایک شیخی خورے نے اپنے ساتھی کے سامنے شیخی بگھاری۔ اللہ نے مجھے دو چیزیں بہت اچھی دی ہیں۔

ساتھی نے پوچھا بھلا کون کون سی؟

شیخی خورہ بولا۔ ایک تو حافظ بہت اچھا دیا ہے اور دوسری......اور دوسری۔

ساتھی اور دوسری کیا۔

کند ذہن نے شرمندہ ہو کر کہا۔ دوسری یاد نہیں۔



ڈاکٹر (مریض سے) اب میں اصل بات آپ سے چھپا نہیں سکتا۔ آپ کی حالت سخت نازک ہے۔ کیا آپ کسی سے ملنے اور باتیں کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

مریض: جی ہاں!

ڈاکٹر: آپ کس سے ملنے کے خواہش مند ہیں؟

مریض: کسی اور ڈاکٹر سے۔



تین دوست چینی، بھارتی اور پاکستانی اپنے اپنے ملک کی بڑھتی ہوئی سردی کے متعلق بحث کر رہے تھے۔ چینی نے کہا کہ ہمارے ملک میں اتنی سردی پڑتی ہے کہ لوگ گلی میں بھی کمبل اوڑھ کر چلتے ہیں۔ پاکستانی نے کہا کہ ہمارے ملک میں اتنی سردی پڑتی ہے کہ ایندھن ختم ہو جاتا ہے۔ بھارتی جو بڑے غور سے سن رہا تھا، تو اچانک بولا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے، ہمارے ملک میں

اتنی سردی پڑتی ہے کہ بھینس اور گائیں دودھ کے بجائے قلفیاں دیتی ہیں۔



شوہر اپنے دوست سے :میری بیوی برسوں سے وزن کم کرنے والی مشین استعمال کر رہی ہے۔

دوست :تو پھر نتائج کیا رہے؟

شوہر :مشین گھس گھس کر کافی ہلکی ہو چکی ہے۔



شوہر (بیوی سے) میرا فون ہو تو کہہ دینا میں گھر پر نہیں ہوں۔

بیوی (فون اٹھا کر) ''وہ گھر پر ہیں''۔

شوہر (غصے سے) میں نے کہا تھا نا کہہ دینا میں گھر پر نہیں ہوں۔

بیوی (اطمینان سے) وہ تمہارا فون نہیں تھا۔



ایک آدمی کارخانے کے مالک کے پاس نوکری کیلئے گیا۔ مالک نے پوچھا کبھی کام کیا ہے؟

مزدور۔ہاں تیس سال۔

مالک۔تمہاری عمر اب کتنی ہے؟

مزدور۔سر پچیس سال۔

مالک۔تو پھر تمہاری تیس سال کی سروس کیسے ہوئی؟

مزدور۔سر اوور ٹائم کرتا تھا۔



ننھا جمال دوڑتا ہوا آیا اور امی سے پوچھنے لگا۔ امی کیا آپ سرکس میں کام کرتی تھیں۔ ماں نے حیران ہو کر جواب دیا نہیں۔ بیٹا مگر تم نے یہ سوال کیوں کیا۔ بچے نے جواب دیا۔ پڑوسن کہہ رہی تھی کہ آپ ڈیڈی کو انگلی پر نچاتی ہیں۔



ڈاکٹر نے مریض سے پوچھا کہ آپ کو جب سردی لگ کر بخار آتا ہے تو کیا دانت بھی کٹ کٹ بجتے ہیں۔ مریض نے کہا ڈاکٹر صاحب مجھے معلوم نہیں کیونکہ وہ رات کو ٹیبل پر رکھے ہوتے ہیں۔



ایک عورت اپنے بیٹے کو چھوڑ کر میکے چلی گئی۔ کچھ دن بعد ساس کا خط ملا جلدی چلی آؤ،لڑکا تمہارے بغیر اداس رہتا ہے۔ بہو نے جواب لکھا۔ براہ کرم صاف صاف لکھئے کہ کس کا لڑکا اداس رہتا ہے میرا یا آپ کا۔



صاحب بضد تھے کہ گاڑی وہ خود چلائیں گے۔ڈرائیور نے اپنے پاس بٹھالیا۔راستے میں کئی بار صاحب اونگھ گئے۔ایک بار انہوں نے ڈرائیونگ کرتے کرتے اپنا سر اسٹیئرنگ پر تقریباً ٹکا ہی دیا۔ڈرائیور نے ڈرتے ڈرتے ان کا کندھا ہلایا اور بولا۔
''سر! آپ بے شک اچھی ڈرائیونگ کر رہے ہیں لیکن وہ بدتمیز درخت بہت تیزی سے ہماری طرف چلا آرہا ہے''۔



ایک بہت موٹے آدمی کو ایک کارسوار نے ٹکر ماری دی۔کارسوار نے جلدی سے اتر کر کچھ دوسرے لوگوں کی مدد سے اسے اٹھایا تو کارسوار پر برہم ہوتے ہوئے بولا۔''تم میرے گرد چکر کاٹ کر مجھے بچاتے ہوئے نہیں گزر سکتے تھے؟''
''گزر سکتا تھا......'' کارسوار نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔''لیکن مجھے یقین نہیں تھا کہ میری گاڑی میں اتنا پٹرول ہے بھی یا نہیں''۔



ایک صاحب نے کسی فلسفی سے پوچھا۔حضرت کیا بات ہے آپ نے دو رنگوں کی جرابیں پہنی ہوئی ہیں۔
فلسفی نے پہلے اپنی جرابیں دیکھیں اور مسکرا کر بولے''ایسی ہی جرابوں کا ایک جوڑا گھر میں پڑا ہے نجانے کس کا ہے۔



دو بہرے ٹرین میں سفر کر رہے تھے۔ایک بہرے نے پوچھا بھئی آپ ملتان جا رہے ہیں۔دوسرے نے کہا:''جی نہیں میں نے ملتان جانا ہے''۔
پہلے بہرے نے کہا!''معاف کرنا میں سمجھا کہ آپ نے ملتان جانا ہے''۔



ایک وکیل دوسرے سے تم نے دیکھا میں نے ایک شخص کو جعلی کرنسی کے مقدمے سے بری کروایا لیکن اس نے میرے ساتھ کیا کیا؟
دوسرے وکیل نے پوچھا: کیا کیا؟
پہلے وکیل نے جواب دیا وہ مجھے فیس میں جعلی کرنسی ہی دے گیا۔



امی (منے سے) ''تم نے کیچڑ میں گر کر کپڑے خراب کر لئے ہیں''۔
منا: ''امی گرنے سے پہلے مجھے کپڑے اتارنے کی ذرا بھی مہلت نہیں ملی''۔



جج (ملزم سے) ''جانتے ہو یہ جھوٹ بول کر تمہیں کہاں جانا ہوگا؟''
ملزم: ''سرکاری جیل خانے میں''۔



پہلا دوست دوسرے سے، یار کیا تم میرے لئے کچھ بھی کر سکتے ہو۔
دوسرا۔ ہاں سب کچھ کر سکتا ہوں۔ پہلا دوست سچ مچ۔
دوسرا دوست۔ ہاں کہو کیا کرنا ہے؟ پہلا دوست۔ مجھے ہاتھی کا سینڈوچ کھانا ہے، لا دو۔ دوسرا دوست بھئی یہ نہیں کر سکتا۔
پہلا دوست۔ کیوں دوست کیلئے ہاتھی بھی نہیں لا سکتے۔
دوسرا دوست۔ نہیں یار ہاتھی تو لا سکتا ہوں پر اس کے اوپر نیچے رکھنے والا سلائس کہاں سے لاؤں۔



بیٹی، ماں سے ''امی! پپو نے شیشہ توڑ دیا ہے۔'' ماں۔ ''وہ کیسے؟''
بیٹی۔ ''میں نے پپو کو پتھر کھینچ کر مارا اور وہ سامنے سے ہٹ گیا''۔



باپ، بیٹے سے۔ ''بیٹا دیکھو میں تمہیں شریر لڑکوں کی صحبت سے دور رکھنا چاہتا ہوں''۔
بیٹا۔ ''ابا جان اسی لئے تو میں اسکول نہیں جاتا''۔



مالک غصے میں نوکر سے۔ ''تم میرے چمچے چرا کر لے گئے اور اب کہتے ہو کہ غلطی ہوگئی، میں ہرگز معاف نہیں کر سکتا۔ نوکر ہاتھ جوڑ کر۔ ''حضور واقعی مجھ سے غلطی ہوگئی، میں ان چمچوں کو چاندی کے سمجھ کر لے گیا تھا''۔



ایک پاگل دوسرے سے۔ ''تمہاری تعلیم کتنی ہے؟''
دوسرا پاگل۔ ''میں نے ایم۔ اے کیا ہے، سوچ رہا ہوں اب میٹرک بھی کر لوں''۔



شکاری نے دوست سے کہا۔ ''میں نے شیر کو مکا مارا۔ گینڈے کو لات رسید کی اور ریچھ کو اٹھا کر پھینک دیا''۔

دوست نے حیرت سے پوچھا: ''پھر کیا ہوا؟''

شکاری نے مسکرا کر کہا ''ہونا کیا تھا کھلونے والے نے مجھے اپنی دکان سے نکال کر خوب مارا اور کہا آئندہ کبھی کھلونے نہ توڑنا''۔



استاد (شاگرد سے) ''اگر سونے کو باہر دھوپ میں رکھ دیں تو کیا ہوگا؟''

شاگرد: جناب! چوری ہوگی۔